تفصیلی جواب دیں:

س: ظہیر الدین بابر کن حالات میں اور کیوں ہندوستان آیا؟

ج: ظہیر الدین بابر فرغانہ کے حاکم کا بیٹا تھا۔ والد کی وفات کے بعد اسے ریاست کی حکمرانی کا کام سنبھالا۔ لیکن وسط ایشیا میں وہ اپنی سیاسی حیثیت منوانے میں ناکام رہا لیکن بل اور قندھار میں اپنی حکومت قائم کرنے کے بعد اس نے برصغیر کا رخ کیا۔ بابر نے برصغیر پاک و ہند پر یہاں کے جغرافیائی اور سیاسی حالات جاننے کیلئے برصغیر پر چھوٹے حملے کیے۔

ابراہیم لودھی کے امراء اور افسران اس کی سخت گیری سے ناراض تھے۔ پنجاب کے گورنر دولت خاں لودھی کو حملے کی دعوت دی۔ اور اسے مدد کا یقین بھی دلایا۔ بابر نے دولت خاں لودھی کی دعوت کو قبول کرتے ہوئے لاہور پر

بابر کو بہت سے سیاسی اور معاشی فوائد حاصل ہو سکتے تھے۔ اس لیے اس نے سمرقند کو فتح کرنے کی کوشش کی۔ پہلے تو وہ اس میں ناکام رہا لیکن مسلسل ایک سال کی کوشش کے بعد وہ سمرقند کو فتح کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

فرغانہ پر قبضہ:- بابر کی عدم موجودگی میں اس کے چچازاد بھائی نے فرغانہ پر قبضہ کیا۔ اس بات کی اطلاع ملتے ہی بابر فرغانہ کی طرف روانہ ہوا تو شیبانی خان نے اس کی غیر موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سمرقند پر قبضہ کر لیا۔ مسلسل کوشش کے بعد بابر فرغانہ کو دوبارہ فتح کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ 1500ء میں بابر نے سمرقند کو بھی فتح کر لیا۔ لیکن صرف 8 ماہ کے بعد شیبانی خان نے یہ علاقہ اس سے دوبارہ چھین لیا۔ اسی دوران فرغانہ سے بابر کی

حملہ کیا۔ ابراہیم لودھی کی فوج کو شکست دے کر
لاہور پر قبضہ کرلیا۔

س: راجپوتوں اور افغانوں کے ساتھ بابر کے
جنگوں کا حال بیان کریں؟

ج: **افغانوں کے ساتھ جنگوں کا حال:** وسط ایشیا
میں بابر کے دو اہم سیاسی حریف تھے۔ ایک
شاہ ایران اور دوسرا ازبک شیبانی خان تھا۔ جس نے
وسط ایشیا میں اپنی وسیع سلطنت قائم کر رکھی
تھی۔ بابر جب تک وسط ایشیا میں رہا شیبانی خان
کے ساتھ اس کی لڑائیاں جاری رہیں۔

سمرقند کی فتح: بابر کے دور میں سمرقند ایشیا
بڑی تجارتی منڈی تھا۔ جہاں ہر طرف ممالک سے
تجارتی سامان لایا جاتا تھا اس شہر پر قبضہ سے

بابر موجودگی سے فائدہ اٹھا کر اسکے بھائی جہانگیر نے فرغانہ پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔ اب بابر اور اسکے ساتھیوں نے فرغانہ اور سمرقند ۱۵۰۴ء میں قبضہ کیا۔ سن بابر نے کابل فتح کیا۔ اور ۱۵۱۱ء میں قندھار پر بھی قبضہ کر لیا۔ اس طرح بابر نے کابل اور قندھار پر اپنی حکومت قائم کر لی اور پھر برصغیر پاک و ہند کی طرف بڑھا۔

کابل اور قندھار پر قبضہ :- اب بابر اور اس کے ساتھیوں نے فرغانہ اور سمرقند کو چھوڑ کر کابل اور قندھار پر قبضہ کر لیا۔ بابر نے کابل اور قندھار پر قبضہ کرنے کا فیصلہ کیا ۱۵۰۴ء میں کابل فتح کیا۔ اور پھر شاہ ایران کی مدد سے قندھار پر اپنی حکومت مضبوط کی اور پھر برصغیر پاک و ہند کی طرف بڑھا۔

گھاگرا کا معرکہ: پانی پت کی جنگ میں شکست کے بعد افغانوں نے بہار اور بنگال میں بھی اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں۔ بابر نے انھیں گھاگرا کے مقام پر شکست دی۔ اور اپنا اقتدار قائم کر لیا۔

دعوت دینے والوں میں راجستھان کا حکمران رانا سانگا بھی شامل تھا۔ اس کا خیال تھا کہ بابر ابراہیم لودھی کو شکست دینے کے بعد واپس چلا جائے گا۔ مگر ایسا نہ ہوا اور رانا سانگا کی امیدوں پر پانی پھر گیا۔ اس نے بابر کو ہندوستان سے نکالنے کا فیصلہ کیا۔ بابر اور رانا سانگا کی فوجوں کا آمنا سامنا کنواہہ میں ہوا جس پر رانا سانگا کو شکست ہوئی اور اسے پکڑ کر قتل کر دیا گیا۔

چندیری کی فتح: کنواہہ میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد بابر نے چندیری کا رخ کیا اور بات چیت

راجپوتوں کے ساتھ جنگ کا حال :- بابر نے برصغیر پاک و ہند کی ریاستوں کے سیاسی اور جغرافیائی حالات جاننے کیلئے برصغیر پر چند چھوٹے حملے کیے۔ ابراہیم لودھی کے امرا اور افسران اس کی سخت گیری سے ناراض تھے۔ پنجاب کے گورنر دولت خان لودھی نے ابراہیم لودھی سے تنگ آ کر بابر کو حملے کی دعوت دی اور اسے مدد کا یقین بھی دلایا۔ 1526ء میں بابر نے پانی پت کی جنگ میں ابراہیم لودھی کو شکست دے کر لاہور اور دہلی کو فتح کر لیا اور فاتح کی حیثیت سے آگرہ میں داخل ہوا۔

جنگِ کنواہہ :- بابر کو ہندوستان پر حملہ کرنے کی کوشش کی مگر چندیری پر قابض جرنیل نہ مانا۔ بابر نے حملہ قلعے کا محاصرہ کیا اور یہ جنگ بھی جیت لی۔

پر قبضہ کر لیا۔ ہمایوں کو جب اس بات کا پتا چلا تو اس نے محمود لودھی کو شکست دے کر جونپور پر دوبارہ قبضہ کر لیا اور چنار کی طرف بڑھا۔ چنار پر ان دنوں شیر شاہ سوری کا قبضہ تھا۔ شیر شاہ سوری نے ہمایوں کو اپنی حمایت کا یقین دلایا۔ شیر شاہ سوری ہوشیار جرنیل تھا۔ اس نے افغان قبیلوں کو ہمایوں کے خلاف متحد کر لیا اور اسے برصغیر سے نکالنے میں کامیاب ہو گیا۔ ہمایوں نے شیر شاہ کا بھرپور مقابلہ کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔

ہمایوں کی جلاوطنی:- قنوج کی لڑائی میں شکست کے بعد ہمایوں کی بڑی مشکل سے آگرہ پہنچا۔ مگر شیر شاہ سوری اس کا پیچھا کر رہا تھا۔ گرفتاری سے بچنے کیلئے ہمایوں نے دہلی کا رُخ کیا۔ دہلی میں بھی اس کیلئے خطرہ تھا۔ وہ لاہور

...بعد معاملہ طے کرنے کی کوشش کی۔

...س 3: ہمایوں کو در پیش افغان چیلنج کا اس نے کس طرح مقابلہ کیا؟ نیز اس کی جلاوطنی اور واپسی پر بحث کریں؟

ظہیر الدین بابر کی وفات کے بعد اس کا بیٹا نصیر الدین ہمایوں تخت نشین ہوا۔ بابر نے بارہ سال کی عمر میں اسے بدخشاں کا حاکم مقرر کر دیا تھا اور اس نے بڑی کامیابی کے ساتھ حکومتی معاملات چلائے۔ پانی پت کی جنگ میں بھی ہمایوں کو بڑی ہمت سے لڑا اور جنگ جیتوائی۔ ...کے بعد افغانوں کے خلاف ایک مہم کی سربراہی ...کی اور اس میں بھی کامیابی حاصل کی۔
بابر کی وفات کے بعد ابراہیم لودھی کے ...ائی محمود بابر کے مقرر گورنر کو بھگا کر جونپور...

شیر شاہ سوری ایک منجھا ہوا سیاست دان اور ہوشیار جرنیل تھا۔ اس نے افغان قبیلوں سے ساتھ اتحاد کر کے ہمایوں کو جلا وطن ہونے پر مجبور کر دیا۔ اس نے پہلے بنگال پر قبضہ کیا۔ ہمایوں نے اس کا ہمایوں نے اس کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی تو شیر شاہ سوری نے اسے پیچھے دھکیلتے آگے بڑھ دیا۔ یہاں تک کہ وہ مونگیر پہنچ گیا۔ یہاں پر شیر شاہ سوری کی فوج نے ہمایوں کی فوج پر تین اطراف سے حملہ کر دیا اور چوسہ کے مقام پر ہمایوں کو شکست دے کر اقتدار پر قبضہ کیا۔ اس طرح ہمایوں کی جلا وطنی کے بعد شیر شاہ بنگال، بہار، جونپور دہلی اور آگرہ کا خود مختار حکمران بن گیا۔

سلطنت کا استحکام:- شیر شاہ سوری نے اپنی سلطنت کو استحکام دینے کیلئے سب سے پہلے

جواب: فتح کرنا بعد جہلم کے قریب بنایا اس کے مقام
پر ایک قلعہ تعمیر کروایا بعد اس قلعے میں آج بھی
پانی جاری ہے۔ اور مزید فتوحات کا سلسلہ
جاری رکھا بعد 5 1545ء میں کالنجر کی
فتح کے بعد وفات پا گیا۔

س د: **ہندوستان واپسی:** دور بیان۔ اس عرصہ
میں ہندوستان پر شیر شاہ سوری بعد اس کے
خاندان کی حکومت رہی شیر شاہ سوری کی
وفات کے بعد اس کا جانشین اسلام شاہ سوری
تخت نشین ہوا۔ وہ ایک سخت گیر انسان
تھا۔ اس کی سخت گیری سے تنگ آکر
اس کے کئی وفادار ساتھیوں نے اس کے خلاف
بغاوت کر دی۔ اسلام شاہ سوری کی وفات
کے بعد ملک میں انتشار پیدا ہو گیا۔ یہ حالات
ہمایوں کیلئے سازگار تھے۔ اس نے 1554ء میں

کی طرف روانہ ہوا۔ لاہور سے سندھ اور پھر قندھار چلا گیا۔ قندھار میں اسے اپنے بھائی سے مدد کی امید تھی۔ مگر اس نے ہمایوں کی مدد کرنے کی بجائے اسے گرفتار کرکے پکڑوانا چاہا۔ یہاں سے ہمایوں اپنی جان بچا کر سرحد پار کر کے ایران چلا گیا۔

ہندوستان واپسی:- برصغیر پاک و ہند کی تاریخ میں ایسا بہت کم ہوا ہے کہ کوئی بادشاہ اپنی کھوئی ہوئی سلطنت دوبارہ حاصل کر سکے ہمایوں پندرہ برس تک ہندوستان سے

س ۶: شیر شاہ سوری کیسے اقتدار میں آیا؟ اس نے اپنی حکومت کو کیسے مستحکم کیا؟

شیر شاہ سوری کا اقتدار میں آنا:-

پشاور پر قبضہ کر لیا۔ ہمایوں نے 1555ء میں لاہور پر قبضہ کر لیا۔ یوں ہمایوں نے اپنی کھوئی ہوئی بادشاہت دوبارہ حاصل کی۔

س 5: شیر شاہ سوری کے انتظامی، معاشی، اصلاحاتی ڈھانچے اور عوامی بہبود کے اداروں کی تفصیل بیان کریں۔

شیر شاہ سوری کا انتظامی ڈھانچہ:- شیر شاہ سوری نے عام لوگوں کی بھلائی کو سامنے رکھ کر اپنا انتظامی ڈھانچہ استوار کیا۔ ہر حکومتی ادارے کی نگرانی وہ خود کرتا تھا۔ اس نے مقامی امور پر بڑی سمجھ بوجھ اور بڑی دور اندیشی سے عمل کروایا۔ اس کے انتظامی ڈھانچے کی مندرجہ ذیل خصوصیات یہ ہیں:

سلطنت کا انتظام:- سلطنت کو انتظامی

میں تقسیم کیا گیا تھا۔ لحاظ سے صوبوں، ضلعوں اور گاؤں میں تقسیم

صوبیدار: صوبے کا سربراہ صوبیدار (گورنر) کہلاتا تھا۔

شقدار شقداراں: شقدار شقداراں انتظامی نوعیت کے کام سنبھالتا تھا۔

منصف اور منصفاں: منصف منصفاں کے ذمے مقدمات کے فیصلے کرنا تھا۔

پنچایتی نظام: شیر شاہ سوری نے گاؤں میں پنچایتی نظام کو قائم رہنے دیا۔ جس میں گاؤں کے مختلف خاندانوں کے افراد جھگڑوں کے فیصلے کیا کرتے تھے۔

عوامی بہبود کے ادارے :- شیر شاہ سوری نے عوامی بہبود اور فلاح کیلئے کئی ادارے قائم کئے۔ ان میں غریبوں اور ناداروں کیلئے لنگر کا انتظام کیا جاتا تھا۔ اسکے علاوہ شیر شاہ سوری نے ہسپتال مدرسے اور مکتب بھی کھولے تاکہ عام لوگ پڑھ لکھ کر زندگی کو بہتر بنا سکیں۔

پولیس کا انتظام :- شیر شاہ سوری نے ہر علاقے کے چوہدری کو امن و امان کا ذمہ دار بنایا۔ کسی قتل کی صورت میں قاتل کو تلاش کرنا، چوری کی صورت نقصان کی تلافی کرنا چوہدر کے ذمے تھا۔

شیر شاہ سوری کا مواصلاتی ڈھانچہ :-

شیر شاہ سوری نے ملک میں سڑکوں کا جال بچھایا۔ اس نے بنگال سے خیبر تک ایک سڑک بنوائی

[illegible]

جیسے جی ٹی روڈ کو کہا جاتا ہے۔ سہولت کیلئے سڑک کے کنارے درخت لگوائے گئے اور کنویں کھدوائے اور سرائیں تعمیر کروائی گئیں جس میں مسافروں کے کھانے پینے کا بندوبست کیا گیا۔ ان سرائوں پر سپاہی متعین کیے گئے تاکہ امن وامان میں آسانی ہو۔ ان سڑکوں کی تعمیر سے لوگوں کو آسانی میسر آگئی۔ مزید نقل و حرکت میں آسانی آگئی اور تجارت کو فروغ ملا۔

جاسوسی کا نظام :- انتظامی امور کو بہتر بنانے کیلئے شیر شاہ سوری نے جاسوسی کا نظام قائم کیا تاکہ وہ عوام کے مسائل کو جان کر حل کر سکے۔

س ۵- شیر شاہ سوری کے جانشینوں اور ان کے زوال کا حال بیان کریں؟

ج **شیر شاہ سوری کے جانشینوں اور ان کے زوال کا حال :-**

شیر شاہ سوری کے انتقال کے بعد اسکا جانشین اسلام شاہ سوری بادشاہ بنا۔ وہ ایک اچھا منتظم مگر سخت گیر انسان تھا اس کی سخت گیری سے تنگ آ کر اس کے کئی وفادار ساتھیوں نے اسکے خلاف بغاوت کر دی۔ لیکن اس نے ان بغاوتوں کو سختی سے کچل دیا۔ اسلام شاہ سوری کی وفات کے بعد اسکا بارہ سالہ بیٹا فیروز شاہ سوری اس کا جانشین بنا مگر اسے اس کے ماموں نے قتل کر دیا کے عادل شاہ کے نام سے حکومت کرنے لگا۔ عادل شاہ ایک بزدل انسان تھا۔ اور ایک حکومت کا کاروبار چلانے کی اہلیت

نہیں رکھتا تھا۔ ملک میں بغاوتیں ہو گئیں
پنجاب میں سکندر سوری نے بادشاہت کا
اعلان کردیا۔ اس طرح ملک میں انتشار پیدا
ہو گیا۔ یہ حالات ہمایوں کیلئے سازگار تھے۔ اس
نے سکندر سوری کو شکست دے کر آگے بڑھا
اور برصغیر پر سوری خاندان کی حکمرانی کا خ
ہو گیا۔